

روزنامہ جینا

ایڈیٹر انچیف
محسن جمیل بیگ

اسلام آباد
راولپنڈی

جلد 18	شمارہ 197
جلد 8	شمارہ 197

دولت برائے انسانیت

میں ہوشربا اضافہ ہو جائیگا۔ دولت برائے انسانیت کا اعلان کرنا لوگوں کا تعلق رکھتا دینا سے ہے۔ لیکن کے امیر ترین لوگ پہلے ہی اپنی دولت کا ایک حصہ اس دائرے سے ہٹاتے کیلئے ہمت کر چکے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ مسلمان ملکوں کے امیر ترین لوگ بھی غیر مسلم ارب پتی افراد کے قافلے میں شامل ہو جائیں۔ پاکستان کے امیر ترین افراد کا اگر حکومت پر اعتماد بچا ہو جائے تو شاید وہ بھی اپنی دولت پر اضافی ٹیکس لاگو کرنا سے کیلئے کوئی خطا گھوڑیں۔ آخر گورنہ کی وجہ سے بہت سی میڈیکل اور ٹیکنیکل سٹوں کو متاثر بھی ہو رہا ہے۔

دولت کا چند ہاتھوں میں ارتقا زعمام کی خوشحالی کو آہنی قلعی میں بند کر دینا ہے۔ اسلام نے اس عمل کی سختی سے ممانعت کی ہے۔ اسلام کی خطا تو



فکر فردا
ڈاکٹر مرتضیٰ مغل

یہ ہے کہ ضرورت سے جو کچھ زائد ہے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کر دو۔ جو لوگ دولت جمع کرتے ہیں ان کو دردناک طراب سے ہار ہار ڈرا دیا گیا ہے۔ یہاں تک بتایا گیا ہے کہ ہزاروں سالوں کے روزِ طغیانی کے پھل کر ان کی ہڈیوں اور پستانوں کو داغنا جائے گا۔ جب انسانیت بھوک اور غربت سے مر رہی ہو تو اللہ کی راہ کو کسی ہے۔ ظاہر ہے اللہ کے بندوں کیلئے سوتھیں پیدا کرنا ہی اللہ کی پندہ یہ راہ ہے۔ آج دہائی مرض نے کاروبار خراب کر دیے ہیں۔ حکومت ویسے ہی نا بھو اور نا تجربہ کار ہے۔ لوگوں پر مایوسی کے دور سے بڑھ رہے ہیں۔ گلاب سردی کے مطالعے پاکستانیوں کی ایک غیر تصدداں کرونا اور اس سے پیدا ہونے والی صورتحال سے نپٹنے کیلئے اپنے گھروں کا سامان بچا رہی ہے۔ ایسے عالم میں دولت مندوں کی دولت کس کام آئے گی۔ یہ دولت کہاں استعمال کریں گے۔ اسے نکل کہاں جائیں گے۔ اب وقت ہے کہ بڑے معاشی نظام کے توازن کو سدھارنے کیلئے اپنی جمہوریوں کے منہ کھول دیں۔ اگر حکومت پر اعتماد نہیں تو باہم فکر کوئی نظام وضع کر لیں۔ لوگوں کو بے روزگار نہ کریں۔ متعلقہ نہیں ہو رہا تو بھی کھڑا دیتے رہیں تاکہ گھروں کے چولہے بجتے رہیں۔ اب خبرات سے کام نہیں چلے گا۔ انصافی کی ہوتی دولت کو داغنا ہوگا۔ دولت برائے انسانیت کا نعرہ لگا کر مجبور انسانوں کی زندگیوں میں آسانی پیدا کرنی ہوگی۔ آخرت سنوارنے کا اس سے بہتر موقع شاید پھر نہ مل سکے!

اہونہ تو یہ جانے تھا کہ یہ اعلان کسی مسلمان ملک کے امراء کرتے۔ دنیا میں مسلمان ملکوں کی تعداد پچاس کے گگ بھگ ہے۔ بعض ممالک تو ایسے ہیں جن کے حکمران سوتے سے خمیر کردہ عملات میں رہتے ہیں، پیر سے جواہر جڑی کاروں میں سڑکتے ہیں۔ ان کے دانش ور اور میں لگے کوڑا بھی چاندی کے ڈھلے ہوتے ہیں۔ دنیا کے امیر ترین لوگوں میں دس کا تعلق مسلمان ملکوں سے ہے۔ عربوں کے پاس اربوں کا شمار حال ہے، ان کی بے بہا دولت کے تذکرے میڈیا کی ذہنت بچتے ہیں۔ پاکستان کے دس امیر ترین لوگوں میں شاہ بخان، مہاں محمد مٹھا، آصف علی زرداری، ہر انور پرویز، میاں محمد نواز شریف، صدر الدین ہاشمی، عبدالرزاق داؤد، ملک ریاض اور طارق سہیل جیسے لوگ موجود ہیں لیکن بعض ایسے بھی

امیر ترین لوگ ہیں جو ایک دو کروڑ کی کمی سے ٹاپ لیگ میں آنے سے روکے ہوئے ہیں۔ جہاں امیر ترین امیر، خان، جنرل، کپانی کے بھائی، ٹیم مٹھان اور اس طرح کے ٹیکڑوں پاکستانی ہیں جن کی دولت بے حساب ہے۔ لیکن ایسا اعلان کسی مسلمان ارب پتی کو نصیب نہیں ہوا۔

یہ دنیا کے 180 امیر ترین لوگ ہیں جنہوں نے کہا ہے کہ وہ ارب پتی ہیں لیکن انسانیت کیلئے۔ ان اقلیتوں کو ایک کھلا خط تحریر کیا ہے کہ گورنہ سے پیدا ہونے والی غربت اور بے روزگاری کا مقابلہ جس خبرات سے نہیں کیا جاسکتا لہذا اس کیلئے ہم امیروں پر بھاری اضافی ٹیکس لگاتے جائیں۔ خط کے نچے تمام امراء نے اپنے نام لکھے اور دھمکے ہیں۔ انسانیت کے ان امیر ترین دوستوں نے خط میں لکھا ہے کہ ابھی وقت ہے کہ ہم اس دبا سے بچنے والے معاشی توازن کو ٹھیک کر سکتے ہیں۔ حکومتیں جلدی کریں لیکن دیر نہ ہو جائے۔

جی سیون ممالک نے بھی عالمی مالیاتی اداروں سے کہا ہے کہ دو فی الفور قرضوں کے اور سوڈ معاف کریں کیونکہ غریب ممالک اسی قابل نہیں رہے کہ وہ سوڈ سمیت قرضے ادا کر سکیں۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے ایک بار پھر وارننگ دی ہے کہ گورنہ کے حوالے سے غیر جمہوری کا مظاہرہ کرنے والے ممالک موت سے مذاق کر رہے ہیں۔ گورنہ سے نپٹنے کیلئے سخت اقدامات کی ضرورت ہے۔ اقوام متحدہ نے خبردار کیا ہے کہ آنے والے سال میں غربت اور بے روزگاری

جینا

روزنامہ

لاہور

ایڈیٹر انچیف
محسن جمیل بیک

جلد 18 صفحہ نمبر 1441 17 جولائی 2020ء 2 ماہ 2077 ب صفحہ 8 قیمت 20 روپے شمارہ 236

دولت برائے انسانیت

میں ہوش یا اضافہ ہو جائیگا۔ دولت برائے انسانیت کا اعلان کرتے والوں کا تعلق نہیں دینا ہے۔ لیکن کے امیر ترین لوگ پہلے ہی اپنی دولت کا ایک حصہ اس دائرے سے ہٹائے کیلئے وقف کر چکے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ مسلمان ملکوں کے امیر ترین لوگ بھی غیر مسلم ارب پتی افراد کے قافلے میں شامل ہو جائیں۔ پاکستان کے امیر ترین افراد کا اگر حکومت پر اعتماد بچا ہو جائے تو شاید وہ بھی اپنی دولت پر اضافی ٹیکس لاگو کرنا سے کیلئے کوئی عملہ نکھڑیں۔ آخر گورنہ کی وجہ سے بہت سی میڈیکل اور ٹیکنیکل سٹوں کو متاثر بھی ہو رہا ہے۔

دولت کا چند ہاتھوں میں ارتکا زعمام کی خوشحالی کو آتی محض میں بند کر دینا ہے۔ اسلام نے اس عمل کی سختی سے ممانعت کی ہے۔ اسلام کی خطا تو



فکر فردا
ڈاکٹر مرتضیٰ مغل

یہ ہے کہ ضرورت سے جو کچھ زائد ہے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کر دو۔ جو لوگ دولت جمع کرتے ہیں ان کو روزانہ تک مذاب سے بار بار ڈرا دیا گیا ہے۔ یہاں تک بتایا گیا ہے کہ جڑاوسرا کے روز خدائی کئے چھڑا کر ان کی جھٹوں اور چٹائیوں کو داغنا جائے گا۔ جب انسانیت بھوک اور غربت سے مر رہی ہو تو اللہ کی راہ کو کسی سے نہ ٹکا ہے۔ اللہ کے بندوں کیلئے سہولتیں پیدا کر دے اللہ کی پندہ راہ ہے۔ آج دہائی مرض نے کاروبار شہب کر دینے ہیں۔ حکومت ویسے ہی تا بھ اور تا تجربہ کار ہے۔ لوگوں پر باجی کے دور سے بڑ رہے ہیں۔ گلاب سردی کے مطالعے پاکستانیوں کی ایک غیر تعداد اس کرنا اور اس سے پیدا ہونے والی صورتحال سے نپٹنے کیلئے اپنے گھروں کا سامان بچ رہی ہے۔ ایسے عالم میں دولت مندوں کی دولت کس کام آئے گی۔ یہ دولت کہاں استعمال کریں گے، اسے نیکر کہاں جائیں گے۔ اب وقت ہے کہ بڑے معاشی نظام کے توازن کو سدھارنے کیلئے اپنی جموں کے منہ کھول دیں۔ اگر حکومت پر اعتماد نہیں تو باہم فکر کوئی نظام وضع کر لیں۔ لوگوں کو بے روزگار نہ کریں۔ متاثر نہیں ہو رہا تو بھی کھڑا ہوتے رہیں تاکہ گھروں کے چولہے چلتے رہیں۔ اب خیرات سے کام نہیں چلے گا۔ انسانی کی ہوتی دولت کو داغنا ہوگا۔ دولت برائے انسانیت کا نعرہ لگا کر مجبور انسانوں کی زندگیوں میں آسانی پیدا کرنی ہوگی۔ آخرت سنوارنے کا اس سے بہتر موقع شاید پھر نہ ملے گا!

اہونہ تو یہ چاہئے تھا کہ یہ اعلان کسی مسلمان ملک کے امراء کرتے۔ دنیا میں مسلمان ملکوں کی تعداد پچاس کے لگ بھگ ہے۔ بعض ممالک تو ایسے ہیں جن کے حکمران سوئے سے خیر کردہ عملات میں رہتے ہیں، پیر سے خواہر جزی کاروں میں سزا کرتے ہیں۔ ان کے دانش ور اور میں لگے کوا بھی چاندی کے ڈھلے ہوتے ہیں۔ دنیا کے امیر ترین لوگوں میں دس کا تعلق مسلمان ملکوں سے ہے۔ عربوں کے پاس اربوں کا شمار حال ہے، ان کی بے بہا دولت کے تذکرے میڈیا کی زینت بنتے ہیں۔ پاکستان کے دس امیر ترین لوگوں میں شاہ بخان، مہاں محمد شٹا، آصف علی زرداری، امر انور پرویز، مہیاں محمد قواثری، صدر الدین ہاشمی، عبدالرزاق داؤد، ملک ریاض اور طارق سولگی جیسے لوگ موجود ہیں لیکن بعض ایسے بھی

امیر ترین لوگ ہیں جو ایک دو کروڑ کی کمی سے ٹاپ ٹین میں آنے سے روکے ہوئے ہیں۔ جہاں امیر ترین امیر، خان، جنرل، کپانی کے بھائی، ٹیم خان اور اس طرح کے نیکروں پاکستانی ہیں جن کی دولت بے حساب ہے۔ لیکن ایسا اعلان کسی مسلمان ارب پتی کو نصیب نہیں ہوا۔ یہ دنیا کے 180 امیر ترین لوگ ہیں جنہوں نے کہا ہے کہ وہ ارب پتی ہیں لیکن انسانیت کیلئے۔ ان اقلیتوں کو ایک کھلا خطا تحریر کیا ہے کہ گورنہ سے پیدا ہونے والی غربت اور بے روزگاری کا متاثرہ شخص خیرات سے نہیں کیا چاہتا لہذا اس کیلئے ہم امیروں پر بھاری اضافی ٹیکس لگاتے جائیں۔ خطا کے نتیجے میں تمام امرا دے اپنے نام لکھے اور دھٹکے ہیں۔ انسانیت کے ان امیر ترین دوستوں نے خط میں لکھا ہے کہ ابھی وقت ہے کہ ہم اس دبا سے بچنے والے معاشی توازن کو ٹھیک کر سکتے ہیں۔ حکومتیں جلدی کریں لیکن دیر نہ ہو جائے۔

جی سیون ممالک نے بھی عالمی مالیاتی اداروں سے کہا ہے کہ دو فی الفور قرضوں کے اور سوڈ معاف کریں کیونکہ فریب ممالک اسی قابل نہیں رہے کہ وہ سوڈ سمیت قرضے ادا کر سکیں۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے ایک بار پھر وارننگ دی ہے کہ گورنہ کے حوالے سے غیر جمبیدی کا مظاہرہ کرنے والے ممالک موت سے مذاق کر رہے ہیں۔ گورنہ سے نپٹنے کیلئے سخت اقدامات کی ضرورت ہے۔ اقوام متحدہ نے خیر دار کیا ہے کہ آنے والے سال میں غربت اور بے روزگاری

جنگ

روزنامہ

کراچی

ایڈیٹر انچیف
محسن جمیل بیک

دولت برائے انسانیت

میں ہوش یا اضافہ ہو جائیگا۔ دولت برائے انسانیت کا اعلان کرتے والوں کا تعلق نہیں دیتا ہے۔ لیکن کے امیر ترین لوگ پہلے ہی اپنی دولت کا ایک حصہ اس دائرے سے ہٹاتے کیلئے ہمت کر چکے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ مسلمان ملکوں کے امیر ترین لوگ بھی غیر مسلم ارب پتی افراد کے قافلے میں شامل ہو جائیں۔ پاکستان کے امیر ترین افراد کا اگر حکومت پر اعتماد بچا ہوجائے تو شاید وہ بھی اپنی دولت پر اضافی ٹیکس لاگو کرنا سے کیلئے کوئی عملہ لگھو دیں۔ آخر کو روٹا کی وجہ سے بہت سی میڈیکل اور ٹیکنیکل سٹوں کو متاثر بھی ہو رہا ہے۔

دولت کا چند ہاتھوں میں ارتکا زعماء کی خوشحالی کو آہنی قلعی میں بند کر دینا ہے۔ اسلام نے اس عمل کی سختی سے ممانعت کی ہے۔ اسلام کی مخالفت تو



فکر فردا
ڈاکٹر مرتضیٰ مغل

یہ ہے کہ ضرورت سے جو کچھ زائد ہے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کر دو۔ جو لوگ دولت جمع کرتے ہیں ان کو روزانہ تک مذہب سے ہار ہار دیا گیا ہے۔ یہاں تک بتایا گیا ہے کہ جو اموال کے روز خلائی نکلے چھڑا کر ان کی جگہوں اور چٹانوں کو دانا جانے گا۔ جب انسانیت بھوک اور غربت سے مر رہی ہو تو اللہ کی راہ کو کسی ہے۔ ظاہر ہے اللہ کے بندوں کیلئے سوتھیں پیدا کرنا ہی اللہ کی پسندیدہ راہ ہے۔ آج دہائی مرض نے کاروبار شہب کر دینے ہیں۔ حکومت ویسے ہی تا بھ اور نا تجربہ کار ہے۔ لوگوں پر باجی کے دور سے بڑھ رہے ہیں۔ گلاب سردی کے مطالعے پاکستانیوں کی ایک غیر تصداس کرنا اور اس سے پیدا ہونے والی صورتحال سے نپٹنے کیلئے اپنے گھروں کا سامان بچ رہی ہے۔ ایسے عالم میں دولت مندوں کی دولت کس کام آئے گی۔ یہ دولت کہاں استعمال کریں گے۔ اسے نکل کہاں جائیں گے۔ اب وقت ہے کہ بڑے معاشی نظام کے توازن کو سدھارنے کیلئے اپنی جمہوریوں کے مذہبوں دیں۔ اگر حکومت پر اعتماد نہیں تو ہاں مگر کوئی نظام وضع کریں۔ لوگوں کو بے روزگار نہ کریں۔ متاثر نہیں ہو رہا تو بھی کھانا دیتے رہیں تاکہ گھروں کے چولہے بجتے رہیں۔ اب خیرات سے کام نہیں چلے گا۔ انسانی کی ہوتی دولت کو بھڑکا ہوا۔ دولت برائے انسانیت کا نرو لگا کر مجبور انسانوں کی زندگیوں میں آسانی پیدا کرنی ہوگی۔ آخرت سنوارنے کا اس سے بہتر موقع شاید پھر نہ مل سکے!

اہون تو یہ چاہئے تھا کہ یہ اعلان کسی مسلمان ملک کے امراء کرتے۔ دنیا میں مسلمان ملکوں کی تعداد پچاس کے لگ بھگ ہے۔ بعض ممالک تو ایسے ہیں جن کے حکمران سوتے سے خمیر کردہ عملات میں رہتے ہیں، پیر سے چاہر جڑی کاروں میں سڑکتے ہیں۔ ان کے دانش ور اور میں لگے کوڑا بھی چاندی کے ڈھلے ہوتے ہیں۔ دنیا کے امیر ترین لوگوں میں وہی کا تعلق مسلمان ملکوں سے ہے۔ عربوں کے پاس اربوں کا شمار حال ہے، ان کی بے بہا دولت کے تذکرے میڈیا کی لذت بنتے ہیں۔ پاکستان کے

دن امیر ترین لوگوں میں شاہ خان، سہاں محمد شٹا، آصف علی زرداری، امر انور پرویز، میاں محمد قواز شریف، صدر الدین ہاشمی، عبدالرزاق داؤد، ملک ریاض اور طارق

سولنگ جیسے لوگ موجود ہیں لیکن بعض ایسے بھی امیر ترین لوگ ہیں جو ایک دو کروڑ کی کمی سے ہاپ نہیں میں آنے سے روکے ہوں گے۔ چنانچہ امیر ترین امیر خان، جنرل کپانی کے بھائی، مسلم خان اور اس طرح کے سکڑوں پاکستانی ہیں جن کی دولت بے حساب ہے۔ لیکن ایسا اعلان کسی مسلمان ارب پتی کو نصیب نہیں ہوا۔ یہ دنیا کے 180 امیر ترین لوگ ہیں جنہوں نے کہا ہے کہ وہ ارب پتی ہیں لیکن انسانیت کیلئے۔ ان اقلیتوں کو ایک کھلا خط تحریر کیا ہے کہ کو روٹا سے پیدا ہونے والی غربت اور بے روزگاری کا متاثرہ شخص خیرات سے نہیں کیا چاہتا لہذا اس کیلئے ہم امیروں پر بھاری اضافی ٹیکس لگاتے جائیں۔ خط کے نتیجے میں امیرا نے اپنے نام کیلئے اور دھٹکے ہیں۔ انسانیت کے ان امیر ترین دوستوں نے خط میں لکھا ہے کہ ابھی وقت ہے کہ ہم اس وبا سے بچنے والے معاشی توازن کو ٹھیک کر سکتے ہیں۔ حکومتیں جلدی کریں لیکن دیر نہ ہو جائے۔

جی سب سے ممالک نے بھی عالمی مالیاتی اداروں سے کہا ہے کہ وہ فی الفور قرضوں کے اور سود معاف کر دیں کیونکہ غریب ممالک اسی قابل نہیں رہے کہ وہ سود سمیت قرضے ادا کر سکیں۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے ایک بار پھر وارننگ دی ہے کہ کو روٹا کے حوالے سے غیر جمعی کی کا مظاہرہ کرنے والے ممالک موت سے مذاق کر رہے ہیں۔ کو روٹا سے نپٹنے کیلئے سخت اقدامات کی ضرورت ہے۔ اقوام متحدہ نے خبردار کیا ہے کہ آنے والے سال میں غربت اور بے روزگاری